# بُرے جذبات سے بچئے!

## الشماتة

مجلبة للشر ومفسدة للدين


شیخ طریقت متکلم اسلام

مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ



خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

# عنوانات ایک نظر میں

نقصان پر خوشی کا اظہار نہ کریں: .................................. 3
ہمارا معاشرتی المیہ: ............. .................................. 3
گناہ پر عار دلانے کی سزا: ......... .................................. 4
گناہ کی عار دلانا اور گناہ سے عار دلانا: .................................. 4
گھر بیٹھے رسوا کرنے والا عمل: .... .................................. 4
قیامت کے دن گناہوں کی پردہ پوشی: .................................. 5
مومن کا عیب چھپانے پر جنت: ... .................................. 6
دل میں برے جذبات نہ رکھیں: .. .................................. 6
مسلسل تین دن تک ”جنتی“ کا اعزاز پانے والے صحابی کا عمل: ....... 7
عبادت گزار اور گناہ گار کا واقعہ: .................................. 10

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہم سب مسلمانوں کو ہر طرح کے نقصانات اور ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ اگر کبھی کسی پر آزمائش کے طور پریشانیاں یا مصیبتیں آئیں تو اس موقع پر اس سے ہمدردی کا اظہار کرنا چاہیے اس کی پریشانی پر خوشی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے۔

## نقصان پر خوشی کا اظہار نہ کریں:

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللهُ وَيَبْتَلِيكَ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث:2506

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے (کسی بھی مسلمان) بھائی کے نقصان (مصیبت اور پریشانی) پر خوشی کا اظہار نہ کرو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس پر تو رحمت فرماتے ہوئے ان کی پریشانی کو ختم فرما دیں گے اور تمہیں (اس جرم کی وجہ سے) اس میں مبتلا کر دیں گے۔

## ہمارا معاشرتی المیہ:

ہمارا مشترکہ معاشرتی المیہ یہ ہے کہ جن لوگوں سے ہماری ان بن ہو جائے ہم اسے نقصان پہنچانے کی فکر میں رہتے ہیں اگر خود نقصان نہ بھی پہنچا سکیں تو اسے کسی دوسرے کی طرف سے ملنے والے نقصان پر خوش ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں "ٹھیک ہوا"، "اچھا ہوا"، "یہ تھا ہی اسی قابل" اور اس کے دیگر جملے ہماری زبانوں پر آجاتے ہیں اور اسی چیز سے حدیث مبارک میں منع کیا جا رہا ہے۔

## گناہ پر عار دلانے کی سزا:

حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّیُّ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: كُنَّا نُحَدَّثُ أَنَّهُ مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ قَدْ تَابَ إِلَى اللّٰهِ مِنْهُ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ.

کتاب الزھد لاحمد بن حنبل، الرقم: 1633

ترجمہ: حضرت صالح المری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم یہ بات کیا کرتے تھے کہ جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو کسی گناہ جس سے وہ توبہ بھی کر چکا ہو پر عار دلائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس گناہ میں مبتلاء کر دیں گے۔

## گناہ کی عار دلانا اور گناہ سے عار دلانا:

یہاں ایک بات اچھی طرح سمجھ لی جائے کہ اپنے آپ کو برتر سمجھ کر گناہ گار کو ذلیل کرنے کے لیے اسے "گناہ کی عار" دلانا درست نہیں۔ اس کا ہرگز یہ معنیٰ نہیں کہ سرے سے گناہ سے ہی نفرت نہ دلائی جائے۔ کیونکہ خیر خواہی کے ساتھ "گناہ سے عار" دلانا یہ شریعت میں مقصود ہے۔ مشائخ گناہوں سے عار دلاتے ہیں گناہوں کی عار نہیں دلاتے یعنی وہ گناہ گار کو ذلیل کرنے کے لیے نہیں بلکہ گناہ گار سے گناہ چھڑانے کے لیے کرتے ہیں۔

## گھر بیٹھے رسوا کرنے والا عمل:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ كَشَفَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ حَتّٰى يَفْضَحَهُ بِهَا فِي بَيْتِهِ۔

سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 2546

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی دوسرے کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ قیامت کے دن اس کے عیوب اور گناہوں کو چھپالیں گے اور جو شخص لوگوں کی پردہ دری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گھر بیٹھے ذلیل اور رسوا کر دیتا ہے۔

## قیامت کے دن گناہوں کی پردہ پوشی:

عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ عُقْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ - أَتَى مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ، بِمِصْرَ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَوَّابِ شَيْءٌ، فَسَمِعَ صَوْتَهُ فَأَذِنَ لَهُ، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا، وَلَكِنِّي جِئْتُكَ لِحَاجَةٍ، أَتَذْكُرُ يَوْمَ - قَالَ عَبَّادٌ، فِي حَدِيثِهِ - قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَلِمَ مِنْ أَخِيهِ سَيِّئَةً فَسَتَرَهَا سَتَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: لِهَذَا جِئْتُ۔

مسند احمد، رقم الحدیث:16960

ترجمہ: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کے پاس ملنے کے لیے تشریف لے گئے تو مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کے دربان نے آپ کو اندر جانے سے روک دیا اور آپس میں کچھ باتیں کرنے لگے اندر سے مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ نے یہ صورتحال دیکھی تو اپنے چوکیدار سے کہا کہ انہیں اندر آنے دیں۔ جب حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ سے فرمانے لگے میں محض آپ کی زیارت کے لیے نہیں آیا بلکہ مجھے آپ سے ایک کام بھی ہے۔ کیا آپ کو وہ دن یاد ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا" جسے اپنے بھائی کی برائی یا غیر اخلاقی کام کے

بارے میں معلوم ہو جائے اور وہ اسے چھپالے یعنی اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے تو اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔" مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں مجھے آپ علیہ السلام کا یہ فرمان یاد ہے چنانچہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں محض اسی لیے آپ کے پاس حاضر ہوا تھا کہ آپ سے اس کی تصدیق حاصل کرلوں۔

## مومن کا عیب چھپانے پر جنت:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَى مُؤْمِنٌ مِنْ أَخِيهِ عَوْرَةً فَيَسْتُرُهَا عَلَيْهِ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ۔

المعجم الاوسط للطبرانی، الرقم:1480

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مومن بھائی کے عیوب کو دیکھ کر چھپالیتا ہے تو اللہ اسے بدلے میں جنت عطا فرمائیں گے۔

## دل میں برے جذبات نہ رکھیں:

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي، وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ.

جامع الترمذی، رقم الحدیث:2678

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن

مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پیارے! اگر آپ اس طرح سے زندگی گزار سکتے ہیں کہ تیرے دل میں کسی کے بارے میں برے جذبات نہ ہوں تو ایسی ہی زندگی گزار! اس کے بعد فرمایا کہ ایسی ہی زندگی گزارنا ہی میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا حقیقت میں وہی مجھ سے سچی محبت کرنے والا ہے اور جو شخص مجھ سے سچی محبت رکھنے والا ہے وہی میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔

## مسلسل تین دن تک "جنتی" کا اعزاز پانے والے صحابی کا عمل:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ تَنْطِفُ لِحْيَتُهُ مِنْ وُضُوئِهِ قَدْ تَعَلَّقَ نَعْلَيْهِ فِي يَدِهِ الشِّمَالِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ فَطَلَعَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِثْلَ الْمَرَّةِ الْأُولَى فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ أَيْضًا فَطَلَعَ ذَلِكَ الرَّجُلُ عَلَى مِثْلِ حَالِهِ الْأُولَى فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ إِنِّي لَاحَيْتُ أَبِي فَأَقْسَمْتُ أَنْ لَا أَدْخُلَ عَلَيْهِ ثَلَاثًا فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُؤْوِيَنِي إِلَيْكَ حَتَّى تَمْضِيَ فَعَلْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَنَسٌ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَاتَ مَعَهُ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثَ فَلَمْ يَرَهُ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ إِذَا تَعَارَّ وَتَقَلَّبَ عَلَى فِرَاشِهِ ذَكَرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبَّرَ حَتَّى يَقُومَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ عَبْدُ اللهِ غَيْرَ أَنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا

فَلَمَّا مَضَتِ الثَّلَاثُ لَيَالٍ وَكِدْتُ أَنْ أَحْتَقِرَ عَمَلَهُ قُلْتُ يَا عَبْدَ

اللهِ إِنِّي لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي غَضَبٌ وَلَا هَجْرٌ ثَمَّ وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعْتَ أَنْتَ الثَّلَاثَ مِرَارٍ فَأَرَدْتُ أَنْ آوِيَ إِلَيْكَ لِأَنْظُرَ مَا عَمَلُكَ فَأَقْتَدِيَ بِهِ فَلَمْ أَرَكَ تَعْمَلُ كَثِيرَ عَمَلٍ فَمَا الَّذِي بَلَغَ بِكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتَ قَالَ فَلَمَّا وَلَّيْتُ دَعَانِي فَقَالَ مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتَ غَيْرَ أَنِّي لَا أَجِدُ فِي نَفْسِي لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غِشًّا وَلَا أَحْسُدُ أَحَدًا عَلَى خَيْرٍ أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ۔ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ هَذِهِ الَّتِي بَلَغَتْ بِكَ وَهِيَ الَّتِي لَا نُطِيقُ۔

مسند احمد، رقم الحدیث:12697

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی آپ کے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا چنانچہ ایک انصاری صحابی مجلس میں آئے وضو کرنے کی وجہ سے ان کی داڑھی سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے اور انہوں نے بائیں ہاتھ میں اپنا جوتا تھاما ہوا تھا۔ دوسرے دن بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گزشتہ کل والی بات دہرائی اور وہی انصاری صحابی گزشتہ کل والی حالت میں تشریف لائے۔ تیسرے دن بھی یہی واقعہ پیش آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی بات ذکر فرمائی اور وہی انصاری صحابی اسی کیفیت میں مجلس میں تشریف لائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مجلس سے تشریف لے گئے تو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اس انصاری صحابی کے پیچھے ہو لیے (تاکہ ان کے اس عمل

کے بارے معلوم کر سکیں جس عمل کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنتی ہونے کی بشارت دی تھی) اور ان سے کہا کہ میرے کچھ گھریلو حالات ایسے ہیں جن کی وجہ سے میں اپنے گھر کے بجائے تین دن تک آپ کے پاس رہنا چاہتا ہوں اگر آپ مناسب سمجھیں تو اپنے ہاں مجھے رہنے کی اجازت دے دیں۔ انہوں نے اس کی اجازت دے دی۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے تین راتیں ان کے ہاں گزاریں، اور ان کے معمولات کو دیکھتے رہے کہ وہ قیام اللیل کی باقاعدگی نہیں کرتے تھے ہاں جب رات کو جب کبھی بھی آنکھ کھلتی اور کروٹ بدلتے تو اللہ کا ذکر اور تسبیح بیان کرتے اور فجر تک یہی کیفیت رہتی۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بقول میں نے ان کی زبان سے کلمہ خیر کے سوا کچھ نہیں نکلا۔ جب بھی بات فرمائی تو اچھی بات فرمائی۔ جب اسی کیفیت میں تین راتیں گزریں تو میرے دل میں ان کے ان اعمال کے قلیل ہونے کا خیال پیدا ہونے لگا تو میں نے ان سے کہا: میرا گھریلو کوئی ایسا مسئلہ نہیں تھا جس کی وجہ سے میں اپنے گھر نہ رہ سکتا۔ اصل بات یہ تھی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلسل تین دن تک یہ بات سنتا رہا کہ ایک جنتی شخص آنے والا ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ارشاد فرمانے کے بعد آپ تشریف لاتے تھے۔ اس لیے میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں کچھ دن آپ کے ساتھ رہوں اور آپ کے معمولات کا قریب سے مشاہدہ کروں اور اس کے بعد خود بھی انہی معمولات کو اپناؤں۔ مگر تعجب ہے کہ میں نے آپ کو کوئی بہت بڑا عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آخر کیا وجہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بارے جنتی ہونے کی بشارت دی۔ اس پر وہ انصاری صحابی فرمانے لگے: میرے

معمولات تو بس اتنے ہی ہیں جو تم نے دیکھ لیے۔ ان کی یہ بات سن کر جب عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ واپس ہونے لگے تو اس انصاری صحابی نے انہیں بلایا اور فرمایا: ہاں ایک بات ایسی ہے جسے تم آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے تھے اور وہ یہ ہے کہ میں اپنے دل میں کسی مسلمان کے خلاف کینہ نہیں رکھتا اور اللہ تعالیٰ نے جس کو جو نعمت عطا فرمائی ہے میں اس پر کبھی حسد نہیں کرتا۔ یہ بات سن کر عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ یہی آپ کی امتیازی خوبی ہے جس کی وجہ سے آپ کو یہ بلند ترین مقام نصیب ہوا ہے۔

## عبادت گزار اور گناہ گار کا واقعہ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَحَابَّيْنِ أَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْآخَرُ يَقُولُ: مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُولُ: أَقْصِرْ عَمَّا أَنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ: خَلِّنِي وَرَبِّي. حَتّٰى وَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهُ. فَقَالَ: أَقْصِرْ فَقَالَ: خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا؟ فَقَالَ: وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللهُ لَكَ أَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللهُ إِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: أُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ: أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَحْظِرَ عَلَى عَبْدِي رَحْمَتِي؟ فَقَالَ: لَا يَا رَبِّ. قَالَ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ۔

*کتاب الزھد والرقائق لابن المبارک، رقم الحدیث:900*

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں دو شخص تھے جو باہمی طور پر محبت کرتے تھے ان میں سے ایک خوب عبادت گزار جبکہ دوسرا گناہ گار تھا۔ عبادت گزار

شخص (خود کو برتر سمجھتے ہوئے) گناہ گار کو (گھٹیا اور ذلیل سمجھتے ہوئے) گناہوں سے بچنے کی تلقین کرتا رہتا تھا۔ گناہ گار اس سے کہتا کہ میرے دل میں خوف خدا موجود ہے اس لیے میں جانو اور میرا خدا جانے۔ ایک دن گناہ گار نے ایک گناہ کیا جسے عبادت گزار نے کبیرہ گناہ سمجھا اور اس سے کہا کہ گناہ نہ کرو۔ گناہ گار نے جواب دیا کہ میں جانو اور میرا رب جانے کیا آپ کو مجھ پر نگران مقرر کیا گیا ہے؟ عبادت گزار شخص کو غصہ آیا اور کہا کہ اللہ تیری کبھی مغفرت نہیں کرے گا اور نہ ہی تجھے جنت میں داخل کرے گا۔ اللہ رب العزت نے دونوں کی طرف فرشتہ بھیجا اس نے ان دونوں کی روح نکالی۔ اللہ کے ہاں دونوں حاضر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے گناہ گار سے فرمایا کہ آپ میری رحمت کی صدقے جنت میں داخل ہو جائیں اور دوسرے سے فرمایا کہ کیا تجھے اس بات کا اختیار ہے کہ تو میرے بندے پر میری رحمت کو روک سکے؟ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار بالکل بھی نہیں ۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے کہ اس (عبادت گزار) کو جہنم میں پھینک دو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں احکام شریعت پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

پیر، یکم نومبر، 2021ء